رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

تارکا پتہ الفضل قادیان

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الله اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ

ششماہی ۴ہ

سہ ماہی ۲ہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

ترسیل زر بنام مینجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۸ رجب ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۷۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کو بھی بخار ہے ان کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب بعض فرودی امور کی سرانجام دہی کے لئے سرگودہا تشریف لے گئے ہیں۔

مولوی عبد السلام صاحب عمر بی اے۔ خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ کے ہمراہ حیدرآباد دکن۔ اور مولوی عبد المنان صاحب عمر کشمیر گئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج عصر کے بعد میاں ممتاز علی صاحب سٹور کیپر ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے مکان واقعہ محلہ باب دار الانوار کی بنیاد رکھی اور دعا فرمائی۔

نظارت بیت المال کی طرف سے مولوی محمد عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال کو ضلع لائلپور و سرگودہا کے حسابات کے معائنہ کے لئے بھیجا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مغربیّت کی کبھی تقلید نہ کرو

" مجھے ایسے مردانِ میدان کی بہت ضرورت ہے۔ جو ایسے پُر آشوب زمانہ میں طریقِ مستقیم پر دین کی نصرت کریں۔ اور وہ جلال جو اسلام مدت سے کھو چکا ہے۔ اس کی بازآمد کے لئے اپنی تمام کوشش اور تمام اخلاص سے زور لگائیں۔ یہ مختصر زندگی بہرحال ختم ہو جائے گی۔ وہ لوگ بھی نہ رہیں گے۔ جو اسلام کے اعلیٰ مقاصد صرف اسی قدر سمجھتے ہیں۔ جو یہ قوم جو مسلمان کہلاتی ہے۔ کہ اہل یورپ کے دوش بدوش ہو جائیں۔ اور ان کے اقبال اور صفات اور چال چلن سے پورا حصہ لے لیں۔ اور نہ وہ لوگ رہیں گے۔ جو اسلامی روحانیت کے قائم کرنے کے لئے دن رات خدائے ذوالجلال کے سامنے روتے ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ مؤخر الذکر لوگ بہت مبارک ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر پہلے سے اسلام میں ایسی ہی ذریت ہوتی کہ وہ یورپ سے مشابہت پیدا کرنے کے عاشق ہوتے۔ تو کبھی سے اسلام کا خاتمہ ہو جاتا۔ ہم اس بات سے نہیں روکتے۔ کہ حد اعتدال تک دنیا کی لیاقتیں حاصل کی جائیں۔ مگر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا نہ کرے۔ کہ مسلمانوں پر وہ دن آئے۔ کہ ان کے مردوں اور عورتوں کی ایسی زندگی ہو۔ جیسا کہ عام اہل یورپ خاص کر لنڈن اور پیرس میں نمونہ پایا جاتا ہے۔ چونکہ زمانہ اپنی تاریکی کی انتہا تک پہنچ گیا ہے۔ اس لئے اکثر۔ لوگوں کی آنکھوں سے اسلامی خوبیاں مخفی ہو گئی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ یورپ کے قدم بقدم چلیں۔ یہاں تک کہ حکم قرآنی قل للمومنین یغضوا من ابصارھم کو بھی الوداع کہہ کر اپنی پاکدامن عورتوں کو یورپ کی ان عورتوں کی طرح بنا دیں۔ جن کو ہم بازاری کہہ سکتے ہیں ۔"

(بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

ذکرِ حبیبؐ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۵- جب بیج بونے کا وقت تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں امرتسر کے ایک غریب حجام حاجی غلام رسول نام تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں نورِ ایمان عطا کیا۔ تو امرتسر میں ان کی بڑی مخالفت ہوئی۔ اور جو لوگ بیاہ شادی کے موقعہ پر حاجی صاحب سے کھانا پکوایا کرتے تھے۔ ان سب نے ان کو جواب دے دیا۔ گویا اپنی طرف سے ان کا رزق بند کر دیا۔ حاجی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سب حال عرض کیا۔ حضور نے فرمایا۔ میاں غلام رسول صبر کرو۔ میں تو ابھی بیج ڈال رہا ہوں۔ جماعت بہت ترقی کرے گی۔ اور آپ کو پہلے سے بہتر اور بڑے گھر مل جائینگے حاجی صاحب اپنی زندگی کے آخری حصہ میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمانا پورا ہوا۔ مجھے بہتر گھر مل گئے۔ اور زیادہ آمدنی ہو گئی۔ حاجی صاحب مرحوم کی عادت تھی۔ کہ جب قادیان آتے۔ حضور سے عرض کر کے حجامت بناتے۔ اور سر اور ریش مبارک کے بال اپنے پاس محفوظ رکھتے۔ اور ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک کرتہ بھی انہوں نے لیا تھا۔ یہ تبرکات اب تک ان کے بیٹے عبدالغفار جراح کے پاس محفوظ ہیں۔

(مفتی محمد صادق۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے موٹر کار پر حملہ کیخلاف اظہارِ غم و غصہ

نیشنل لیگ حیدرآباد وسکندرآباد

حیدرآباد دکن ۲۳ ستمبر۔ جناب سکرٹری صاحب نیشنل لیگ حیدرآباد دکن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ نیشنل لیگ حیدرآباد وسکندرآباد کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے موٹر پر کسی بدباطن احراری کے حملہ کے خلاف انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے حضور کو محفوظ و مصئون رکھا۔

جماعت احمدیہ سرگودھا

جماعت احمدیہ سرگودھا کا غیر معمولی جلسہ ۱۹ ستمبر کو بعد نماز مغرب انجمن احمدیہ سرگودھا میں منعقد ہوا۔ مستورات اور بچے بھی شامل تھے۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے:۔

۱- جماعت احمدیہ سرگودھا کا یہ غیر معمولی جلسہ جماعت احمدیہ کی محبوب ترین و قابل صد احترام ہستی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موٹر پر ایک غنڈے کے حملہ پر جو ایک گہری سازش کے ماتحت کیا گیا ہے۔ انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اس المناک واقعہ کے اثر سے ہر ایک احمدی کا دل شدید طور پر مجروح اور بے حد مضطرب ہے۔ اور یہ یقین رکھتا ہے کہ ایسے حملے انتہائی فتنہ و فساد کی غرض سے کئے جاتے ہیں۔

۲- یہ اجلاس اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جماعت احمدیہ سرگودھا کے تمام احمدی اپنے پیارے اور محبوب امام کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ اور انتہائی قربانی کے لئے دل و جان سے تیار ہیں۔

۳- قرار پایا۔ کہ تمام احمدی احباب رات کو مسجد میں آ کر باجماعت نماز تہجد پڑھیں اور خصوصیت سے بارگاہِ ایزدی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سلامتی۔ درازیٔ عمر اور سلسلہ کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ (چنانچہ اس کی تعمیل میں جماعت کے ایک کثیر حصہ نے نمازِ تہجد مسجد میں ادا کی)

(حافظ عبدالعلی بی۔ اے از سرگودھا)

چک ۴۶ شمالی سرگودھا

جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی (سرگودھا) کا ایک غیر معمولی جلسہ ۱۹/۹/۳۶ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

۱- اجلاس ہذا کو یہ سنکر حد درجہ رنج ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ کے پیارے اور محبوب امام کے موٹر پر کسی غنڈے نے حملہ کیا۔ اجلاس ہذا اس ناپاک فعل کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا اور پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

۲- یہ اجلاس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حضور کے بال بال بچ جانے پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ اور دُعا کرتا ہے۔ مولا کریم ان کی عمر دراز کرے۔ اور ہمیشہ اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔

۳- یہ اجلاس حضور کو یقین دلاتا ہے کہ ہم سب احمدی اپنے آقا اور پیارے امام کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے پر تیار ہیں

۴- ان قرار دادوں کی نقول بخدمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان اور اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں:۔

(خاکسار ثناء اللہ نمبردار چک ۴۶ شمالی (سرگودھا)

انجمن احمدیہ انبالہ شہر

انجمن احمدیہ انبالہ شہر کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۰ ستمبر کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز عشا منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس کئے گئے۔

۱- یہ جلسہ اس حملہ کو جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے موٹر پر کیا گیا۔ نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اپنے انتہائی رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔

۲- ہم تمام احمدیان انبالہ شہر حضور کی جان کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں مالوں اور اولادوں کو پیش کرتے ہیں حضور قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔

(عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر)

نیشنل لیگ الھوال

۹ ستمبر کو قبل از نماز عشا نیشنل لیگ الھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چوہدری حسین بخش صاحب پریذیڈنٹ لیگ منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

۱- یہ جلسہ اس جگر پاش خبر کو سنکر کہ کسی احراری نے قادیان میں ہمارے جان سے عزیز امام کے موٹر پر حملہ کیا ہے اپنے پُردرد قلوب کی کیفیات کا اظہار کرتا ہوا ہز ایکسی لینسی وائسرائے صاحب بہادر کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کرتا ہے۔ کہ مقامی حکام اور پولیس کا رویہ جماعت احمدیہ کے خلاف سخت معاندانہ ہے۔ آج سے تین ماہ پیشتر بذریعہ اخبار الفضل ۲۴ جون احراریوں کی اس سازش کا انکشاف ہو جانے کے باوجود پولیس نے اس کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں کی۔ اور جس خطرہ سے حکومت کو آگاہ کیا گیا تھا۔ وہ خطرہ عملی صورت میں ظاہر ہو کر لاکھوں احمدیوں کے قلوب کو زخمی کرنے کا موجب ہوا۔ کاش! افسران متعلقہ اس ناقابل برداشت حادثہ کے رونما ہونے سے قبل انسدادی تدابیر عمل میں لاتے۔ لیگ ہذا کا یہ خاص اجلاس ہز ایکسی لینسی وائسرائے صاحب بہادر سے توقع رکھتا ہے۔ کہ وہ امن شکن گروہ اور اس کی حوصلہ افزائی کرنے والے حکام کے خلاف مؤثر کارروائی فرما کر اشتعال انگیز حرکت کا جو کہ مرکز احمدیت میں کی گئی ہے۔ سدباب فرمائینگے۔

۲- قرار پایا۔ کہ جناب صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور۔ اس خطرہ کے الارم کو سختی سے محسوس کرتے ہوئے قوم کے سامنے کوئی قطعی لائحہ عمل پیش کریں۔ ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سلسلہ کے ناموس کی خاطر ہم ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے طیار رہیں۔ (سیکرٹری نیشنل لیگ الھوال ضلع گورداسپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ رجب ۱۳۵۵ھ

ہاری گام کشمیر میں کشمیر کے احمدیوں کا جلسہ

غلط اندیش حکام کے اندیشے غلط ثابت ہو گئے

ریاست کشمیر کے بعض حکام نے ہاری گام میں کشمیر کے احمدیوں کے مذہبی جلسہ کے انعقاد کی ممانعت کر کے اور ساتھ ہی اس علاقہ میں دو ماہ تک تمام احمدیوں کو لیکچر دینے کی بندش کر کے جس عاقبت نا اندیشی اور معاندانہ رویہ کا اظہار کیا تھا۔ وُہ حکومت کشمیر کے اس مدبرانہ فیصلہ سے پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے۔ جس میں ممانعت کے حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔ اور وُہ پابندی جو اسلام آباد کے سب ڈویژن مجسٹریٹ پنڈت بلہ کاک صاحب نے دو ماہ کے لئے احمدیوں پر عائد کی تھی۔ وُہ دُور کر دی گئی اس کے علاوہ ان حکام کے غلط رویہ کا ثبوت اس جلسہ نے بھی پیش کر دیا ہے۔ جو حال ہی میں اس علاقہ کے احمدیوں نے وہاں منعقد کیا :۔

جلسہ کی ممانعت کا جو تحریری حکم دیا گیا تھا۔ اس میں ممانعت کی وجہ یہ بیان کی گئی تھی۔ کہ :۔

"ہرگاہ ہمارے نوٹس میں آگیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ تحصیل پلوامہ میں اس قسم کے لیکچر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جن سے نقضِ امن عامہ میں سخت خلل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور فرقہ وارانہ یا فرقہ اہلِ اسلام کے آپس میں تصادم اور نقضِ امن کا اندیشہ ہے"

اسی طرح ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرینگر نے جو نوٹس دیا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔

"میرے پاس اس امر کے باور کرنے کے یقینی ثبوت ہیں۔ کہ اگر یہ جلسہ منعقد کیا جائے۔ تو امنِ عامہ کو خطرہ ہے"

اور اس بارے میں احمدی نمائندوں کی حکام سے جو گفتگو ہوئی۔ اس میں احمدیوں کے متعلق پوری طرح پُرامن رہنے کا اطمینان دلانے کے باوجود کہدیا گیا۔ کہ :۔

"اگر آپ کے متعلقین آپ کی تقریریں سننے کو تیار نہ ہوں۔ اور وُہ محض آپ کی تقریروں کو ہی اپنی دل آزاری خیال کریں یا وُہ آپ کا جلسہ نہ ہونے دینا چاہتے ہوں خواہ آپ کی تقریریں دل آزار نہ ہوں۔ تو پھر"

لیکن حال میں اسی مقام پر احمدیوں کا جو نہایت پُرامن اور کامیاب جلسہ منعقد ہُوا ہے۔ اس نے واضح کر دیا ہے۔ کہ حکام کے یہ دونوں خیالات بالکل بے بنیاد اور غلط تھے۔ نہ تو جماعت احمدیہ کے جلسہ کی وجہ سے کسی قسم کے خللِ امن کا خدشہ تھا۔ اور نہ ہی وہاں کے غیر احمدی اخلاق اور انسانیت سے اس درجہ عاری ہو چکے تھے۔ کہ خواہ کیسی ہی دل پسند اور ہمدردانہ اور مخلصانہ تقریریں کی جاتیں۔ وُہ ضرور جلسہ کو درہم برہم کر دیتے۔ چنانچہ جلسہ کی جو تفصیلی رُوداد ہمارے پاس پہونچی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ۱۸ ستمبر کو ہاری گام میں احمدیوں کا جلسہ نہایت امن وامان اور عمدگی کے ساتھ ہوا۔ اور اس حالت میں ہوا۔ جبکہ پولیس کا یا کسی اور سرکاری محکمہ کا کوئی ایک آدمی بھی وہاں موجود نہ تھا۔ صبح دس بجے سے لے کر رات کے گیارہ بجے تک احمدی اصحاب کی تقریریں ہوتی رہیں۔ مگر کسی نے کسی قسم کی کوئی شرارت نہ کی۔ آخر جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا :۔

اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ وہ حکام جو یہ کہتے تھے۔ کہ اگر احمدیوں نے اس جگہ جلسہ کیا۔ تو امن میں خلل واقعہ ہو جائیگا اور خطرناک فساد رونما ہو جائے گا۔ یا تو ان کے ذرائعِ معلومات نہایت نکمے۔ اور ناقابلِ اعتماد تھے۔ یا پھر وُہ حقیقت سے واقف ہونے کے باوجود یونہی بات کا تبنگڑ بنا رہے تھے۔ اور خواہ مخواہ احمدیوں کو نقصان پہونچانے اور تنگ کرنے کے لئے انہوں نے جلسہ کی ممانعت کی۔ ورنہ نہ تو کسی قسم کے خللِ امن کا کوئی اندیشہ تھا۔ اور نہ جماعت احمدیہ کا جلسہ کسی کے لئے باعث اشتعال ہو سکتا تھا :۔

ہمارا خیال ہے۔ اب بھی اگر پولیس وغیرہ کو یہ علم ہو جاتا۔ کہ احمدی اسی مقام پر جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں ان کے نزدیک سخت فساد کا اندیشہ تھا۔ ایسے فساد کا کہ جس کا انسداد کرنے سے وُہ قطعاً عاجز تھے۔ اور ریاست کے قیامِ امن کے تمام سامان ہیچ۔ تو یہی کوشش کی جاتی۔ کہ کسی نہ کسی طرح سے کوئی نہ کوئی شرارت کرا دی جائے۔ اور پھر کہہ دیا جائے۔ اسی وجہ سے تو ہم اس جگہ جلسہ منعقد کرنے کے خلاف تھے۔ یا اگر شرارت نہ کرائی جا سکتی۔ تو اپنی شان وشوکت کی نمائش کر کے کہدیا جاتا۔ کہ ہم نے جلسہ میں امن قائم رکھنے کی انتہائی کوشش کی۔ ورنہ بہت ممکن تھا۔ کہ سخت فساد ہو جاتا۔ یہ تو جلسہ منعقد کرنے والوں نے ہوشیاری کی۔ کہ کسی سرکاری کارندے۔ یا پولیس کو قطعاً خبر نہ ہونے دی۔ اور رازدارانہ طور پر ضروری انتظامات کر کے جلسہ منعقد کر لیا سُنا گیا ہے تحصیل پلوامہ کی پولیس اور دُوسرے حکام کو جب دوسرے دن یہ معلوم ہوا۔ کہ احمدیوں کا جلسہ کامیاب ہو گیا ہے۔ تو وُہ سخت سٹ پٹاتے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وُہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ وہاں جلسہ ہو اور خواہ مخواہ دکھاویں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ تا کہ ان کا سابقہ رویہ حق بجانب ثابت ہو سکے۔

غرض ہاری گام میں احمدیوں نے اپنا جلسہ منعقد کر کے جہاں یہ ثابت کر دیا۔ کہ ان کے متعلق یہ خیال کرنا بالکل غلط ہے کہ وُہ خلافِ امن کوئی کارروائی کر سکتے ہیں۔ وہاں یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ جن حکام نے ان کا جلسہ بند کیا تھا۔ انہوں نے عدل و انصاف کے بالکل خلاف اور جانبدارانہ کارروائی کی تھی :۔

پنجاب میں جعلی سکّوں کی بھرمار

پولیس کے نظم ونسق کی رپورٹ ۱۹۳۵ء پر گورنمنٹ پنجاب نے جو تبصرہ کیا ہے۔ اس میں جہاں اور بہت سے جرائم اور ان کے انسداد کے لئے پولیس کی کوششوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ صوبہ میں جعلی سکہ چلانے والوں کے استیصال کے لئے ابھی مسلسل کوشش کی ضرورت ہے :۔

ہمارے خیال میں بہت کم لوگ ایسے ہوں گے۔ جن کو جعلی سکوں کے متعلق تلخ تجربہ نہ ہُوا ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت جعلی روپوں کی ایک بہت بڑی تعداد اصلی سکوں کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔ اور اس سے عامۃ الناس کو بہت سی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ پبلک مقامات میں جہاں لوگوں کی بکثرت آمدورفت ہو۔ جعلی سکہ بنانے والے یا ان کے ایجنٹ نہایت آسانی سے اپنے سکے چلانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں :۔

پھر ایسے لوگ جنہیں دھوکے سے جعلی سکے دیئے گئے ہوں۔ نقصان سے بچنے کے لئے انہیں دوسرے لوگوں میں منتقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح گویا جعلسازوں کو اپنے سکوں کے رواج دینے کے لئے خودبخود ایک میدان مل جاتا ہے :۔

چونکہ یہ ایک مستقل خطرہ ہے۔ جس سے عامۃ الناس میں ذہنی اضطراب کا پیدا ہو جانا لازمی امر ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ گورنمنٹ اپنی انتہائی توجہ اس مسئلہ کی طرف مبذول کرے۔ اور نہ صرف ان ٹکسالوں کا کھوج لگا کر ان کا استیصال کرے۔ جہاں جعلی سکے بنائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان ایجنٹوں کو بھی قرار واقعی سزائیں دے جو ان سکوں کو جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں

ذکر و فکر

چائے کی پیالی میں مکھی

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

ایک دن ایک ٹی پارٹی میں ایسا اتفاق ہوا کہ نئے اور پرانے فیشن دونوں قسم کے لوگ دسترخوان پر جمع ہو گئے۔ ایک طرف دیکھو تو اَپ ٹو ڈیٹ جنٹلمین ننگے سر ریش و بروت کا صفایا کئے لیونڈر کی خوشبو سے مہکتے ہوئے آدھی انگریزی اور آدھی اردو میں چہک رہے تھے۔ دوسری طرف علماء کرام لمبی لمبی ڈاڑھیاں، مقدس جبّے اور ہیبتناک عمامے پہنے ہوئے عین اور قاف کی گردان میں مصروف تھے۔ اتنے میں چائے آئی۔ اور لوگ مل جُل کر پینے میں مصروف ہو گئے۔ ہمارے دوست مسٹر تحقیق الدین کو مولانا مولوی قشر الدین صاحب کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ اور کھانے پینے کا شغل شروع ہوا۔ تھوڑی دیر میں ایسا ہوا۔ کہ ایک مکھی اُڑتی ہوئی مسٹر تحقیق کی پیالی میں آ پڑی۔ وہ بیچارے نہایت نازک مزاج تھے۔ بھری بھرائی پیالی پھینکنے لگے۔ تو مولانا قشر الدین صاحب نے ان سے کہا۔ ٹھہریئے۔ پہلے میری ایک بات سُن لیجئے۔ مسٹر تحقیق نے کہا فرمایئے۔ مولانا صاحب نے کہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب مکھی کسی پینے کی چیز میں پڑ جائے۔ تو وہ ایک پَر اپنا اونچا رکھتی ہے اس پَر میں تریاق ہے۔ اور دوسرے میں جو تر ہو گیا ہے۔ زہر ہے۔ اس لئے ساری مکھی کو ڈبو کر وہ چیز استعمال کر لی جائے۔ اب دیکھئے۔ یہ آپکی پیالی میں مکھی کا ایک پَر اوپر ہے۔ لیجئے میں ساری مکھی ڈبو دیتا ہوں۔ یہ کہکر مولانا صاحب نے واقعی اپنی انگلی سے مکھی کو پیالی کے اندر غرق کیا۔ بلکہ قدرے اس کے تریاق والے پَر کی مالش کی۔ اور کچھ اسے نچوڑا بھی۔ پھر اس مکھی کو نکال کر کہا کہ لیجئے اب بیشک نوش فرمایئے۔ مسٹر تحقیق ایک پیالی پی چکے تھے۔ دوسری پیالی میں مکھی گرنے سے وہ پہلے ہی پریشان تھے۔ اب جو غصیانہ اور جوشانہ مکھی کا تیار دیکھا اور مولانا کی انگلیاں اپنی چائے میں دُھلتی ملاحظہ کیں۔ تو ان سے برداشت نہ ہو سکا۔ اُٹھکر سیدھے باہر کو بھاگے۔ جاتے ہوئے صرف مولانا قشر الدین کا یہ ایک فقرہ دور سے انہوں نے سُنا۔ کہ "یہ خبیث حدیث کی بھی پروا نہیں کرتے"۔ مگر مسٹر تحقیق اپنی مصیبت میں تھے گھر سے باہر گلی میں نکلتے ہی بے اختیار استفراغ ہُوا۔ اور جو کچھ کھایا پیا تھا۔ سب نکل گیا۔ مجلس میں واپس آنے کے قابل نہ تھے گھر چلے گئے۔ مگر اسی الجھن میں رہے۔ کہ یہ مکھی کا کیا مسئلہ ہے مجھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے پاک اور مطہر انسان کے متعلق یہ خیال نہیں آسکتا۔ کہ آپ ایسا حکم دیں۔ جس کا مظاہرہ میں نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ خیر اس کی ضرور تحقیق کرنی چاہیئے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

دوسرا دن ہوا۔ تو وہ محلہ کے ایک مولوی ظاہر الدین خانصاحب کے پاس پہونچے۔ اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ اور کل کی کیفیت سنائی۔ مولوی صاحب نے اپنے افغانی لہجہ میں بدرشتی تمام فرمایا۔ کہ بالکل درست ہے۔ تم نے غلطی کیا۔ جو وہ مکھی والی چائے سقے کے بعد پھر واپس جا کر نہیں پیا اور آپ نفرت کرتا ہے۔ ہم کو تو آنحضرت کا حدیث پر عمل کرنا ہے۔ اگر ہم اس جگہ ہوتا تو اس مکھی کو چوس لیتا۔ اور سارا تریاق اسکا نکالتا۔ دیکھو تم اس طرح منہ مت بناؤ۔ ورنہ کافر ہو جائے گا۔ اور توبہ کرو۔ تم بڑا مغرور معلوم ہوتا ہے۔ جب مولانا قشر الدین نے آپ کو حدیث سنایا تھا۔ تو آپ کس طرح مسلمان رہا۔ جو اس پر عمل نہیں کیا"۔

یہ سُنکر مسٹر تحقیق پژمردہ خاطر ہو کر وہاں سے گھر واپس آئے۔ مگر مکھی کا مسئلہ برابر ان کے دل میں کھٹکتا رہا۔ ساتھ ہی دو مولویوں کا فتویٰ اور سلوک ایسا تھا۔ کہ کسی تیسرے سے پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے۔

ٹی پارٹی کو کئی دن گزر گئے۔ کہ پھر مسٹر تحقیق کو ایک دعوت میں شریک ہونا پڑا۔ وہاں ان کے دائیں جانب دسترخوان پر مولوی فقیہ الدین احمدی بیٹھے تھے۔ باتیں کرتے کرتے۔ پھر وہی مسئلہ چائے والی مکھی کا درمیان میں آگیا۔ مسٹر تحقیق نے کہا۔ آپ کے فرقہ کے لوگ جہاں تک مجھے علم ہے۔ حکمت احکام اور تفقہ فی الدین کی طرف بہت خیال رکھتے ہیں۔ اگر آپ اپنے خیالات سے مجھے ممنون فرمائیں۔ تو بڑی مہربانی ہوگی مولوی فقیہ الدین نے کہا۔ کہ میں اس مسئلہ کو اپنے رنگ میں بیان کرتا ہوں۔ جب آپ میری ساری تقریر سُن لیں گے۔ تو پھر جو آپ کی مرضی ہو۔ رائے قائم کیجئے اور جو اعتراض اس جواب پر ہو بیان فرمایئے۔ مگر پہلے اس کے متعلق میرا مفصل بیان غور سے سُن لیجئے۔ یہ کہکر مولوی صاحب نے یوں بیان شروع کیا۔

میں اس خاص مسئلہ کے بیان سے پہلے ایک دو اور مسئلے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بہت امیر نہایت نفیس مزاج اور ذکی الحس بیگم ہے۔ اس کا ایک بچہ ہے۔ اور بچہ پر ملازمہ نوکر ہے۔ اتفاقاً بچہ نے ماں پر پیشاب کر دیا۔ جس سے اس کا پاجامہ تر ہو گیا۔ ماں نے بچہ کو نوکر کے حوالہ کیا پاجامہ اُتارا۔ غسل کیا۔ نیا جوڑہ تبدیل کیا۔ پھر نماز کا وقت آیا۔ تو نماز پڑھی۔ اس کے ایک رشتہ دار مولوی صاحب یہ واقعہ دیکھ رہے تھے۔ لال پیلے ہو گئے اور کہنے لگے۔ کہ شریعت کا حکم ہے۔ اگر بچہ پیشاب کر دے۔ تو اس پر پانی کا چھینٹا ڈالنا کافی ہے۔ تم اپنی امارت کی وجہ سے متکبر اور بددماغ ہو گئی ہو۔ جو خلاف شریعت باتیں کرتی ہو۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے فتوے سنانے شروع کئے کہ یہ خباثت ہے۔ یہ سب لوگ مردود ہیں۔ بے ایمان ہیں۔ حدیث کی ذرا عزت ان کے دل میں نہیں ہے۔ پھر اور زیادہ تیز ہوئے تو فتوی زندیقیت لگاتے ہوئے آخر وہاں سے چلے گئے۔

اب سنیئے حقیقت اس پیشاب کے مسئلہ کی صرف اتنی ہے۔ کہ عورتوں کے کپڑے عموماً بچوں کے سبب سے پیشاب سے ناپاک ہوتے رہتے ہیں۔ بچہ گھڑی گھڑی پیشاب کرتا ہے۔ سارا جہان امیر نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر لوگ غریب ہی ہوتے ہیں۔ اگر ماں ہر دفعہ اس کا پیشاب دھوتی پھرے۔ یا کپڑے بدلتی رہے۔ تو ماؤں کی اور خصوصاً غریب ماؤں کی زندگی تلخ ہو جائے۔ اس لئے شارع صلے اللہ علیہ وسلم نے کمال رحم سے ان کمزوروں پر مہربانی کی۔ اور یہ چھوٹ دیدی۔ کہ اگر بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے۔ تو چھینٹے دینے سے شرعی پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے سبحان اللہ کیا کرم ہے۔ کیا رحمت ہے کیا غرباء پروری ہے۔ اب دیکھو دوسری طرف ایک شہزادی ہے۔ جو روزانہ دو دو دفعہ جوڑے بدلتی ہے۔ ہر صبح کو نہاتی ہے۔ ہر وقت معطر معنبر رہتی ہے۔ نہایت درجہ پاکیزہ اور نفیس مزاج ہے۔ اس شہزادی پر اگر بچہ پیشاب کر دے۔ تو اس کے لئے ناممکن ہے۔ کہ وہ گیلا کپڑا بدن پر برداشت کر سکے۔ یا پیشاب کی ایک چھینٹ بھی اسے اپنے کپڑے پر گوارا ہو۔ یا اس کی طبعی ذکاوت اور نفاست اسے اجازت دے۔ کہ ایسی حالت میں وہ بغیر کپڑا تبدیل کئے اور غسل کئے نماز پڑھ سکے۔ اس کے پاس بیسیوں جوڑے کپڑوں کے ایک سے ایک اعلیٰ درجہ کے موجود ہیں۔ اور اتنی فرصت حاصل ہے۔ کہ اگر چاہے تو دس دفعہ غسل کر سکتی ہے۔ غرض ایسی عورت پر ایک غریب اور معمولی حیثیت کے عورت والے مسئلہ کو لگانا اور اس پر جبر کرنا۔ کہ وہ اپنے مزاج اور حالات کے مخالف صرف پانی کے ایک چھینٹے سے پیشاب کو پاک کر لیا کرے ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ اُسے تو یہ بھی برداشت نہیں۔ کہ صرف پاک پانی کا ایک چھینٹا ہی اسکے کپڑوں کو گیلا کرے چہ جائیکہ پہلے پیشاب اس پر کیا جائے۔ پھر ایک گلاس پانی کا اس پر ڈالا جائے۔ اور پھر اگر وہ کپڑا تبدیل کرے۔ تو کہا جائے کہ اے بے ایمان متکبر امیرزادی تو ایسی خبیثہ ہے۔ کہ جہنم کے قابل ہے۔ تو نے حدیث پر عمل کیوں نہیں کیا۔ اور اگر وہ عذر کرے۔ کہ میری طبیعت گوارا نہیں کرتی تو فوراً کفر کا فتوے لگا کر اسے کہدیا جائے۔ کہ تو شقی ازلی ہے۔ کیونکہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پاکی کا خیال رکھتی ہے۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ ہر ایسے مسئلہ کی دو حدیں ہوتی ہیں۔ کم سے کم یہ حد تھی۔ جو غرباء کے لئے رحم کے طور پر مقرر کر دی گئی۔ تا کہ ان پر سختی نہ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے۔ کہ اپنے مزاج کی نفاست مالی وسعت اور حالات کے مطابق عورت اعلےٰ سے اعلےٰ صفائی کے درجہ کو قائم رکھے۔ اور بس۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ نہ امیر عورت غریب عورت پر طعن کر سکتی ہے اگر وہ اس اجازت پر عمل کرے۔ اور نہ کوئی غریب عورت یا جناب مولانا قشر الدین اس امیر عورت پر اظہار ناراضگی کر سکتے ہیں۔ کہ تو نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا۔ دونوں کے آرام کے لئے شارع نے راستہ کھولدیا ہے جو چاہے اپنی حالت اور حیثیت کے مطابق عمل کرے۔

اب ایک دوسرا مسئلہ سنیئے۔ ایک متمول شخص کے ہاں دودھ میں بلی منہ ڈال گئی۔ کسی نوکر نے غل مچایا۔ کہ بلی دودھ جھوٹا کر گئی مولوی ظاہر الدین صاحب بھی وہیں موجود تھے۔ کہنے لگے۔ پاک ہے پاک ہے۔ اسے مت پھینکو۔ حدیث میں یہ پاک بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے رہنے دو۔ گھر والے نے کہا۔ کہ ہاں پاک تو ہے۔ مگر نوکروں کو تقسیم کر دو۔ اس پر مولانا جھلا کر بولے۔ کہ یہ حدیث کی مخالفت ہے۔ جو نہ مانے وہ بے ایمان ہے نوکر بھی یہ دودھ پی سکتے ہیں۔ مگر گھر والوں کو ضرور پینا چاہیئے۔ تا کہ معلوم ہو۔ کہ وہ حضرت کے فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ اور مسلمان ہیں۔ یہاں بھی مولوی صاحب کو وہی غلطی لگی ہے۔ ایک شخص متمول پاک صاف رہنے والا اور بہت نفیس مزاج ہے۔ اس کے پانی کے گلاس کو اگر باہر سے کسی کا میلا ہاتھ بھی لگ جائے۔ تو وہ اس پانی کو پی نہیں سکتا چہ جائیکہ اس کے دودھ میں کوئی منہ ڈالدے۔ اور وہ بھی ایک حیوان۔ جس کی بابت یہ بھی خیال ہو۔ کہ ابھی کوئی چوہا مار کر اور کھا کر آئی ہوگی اسے اگر وہ دودھ پلا بھی دیا جائے۔ تو بجائے ہضم ہونے کے فوراً قے ہو جائے گا۔ ایسے شخص کو ایک اجازتی مسئلہ پیش کر کے اور بے ایمان بنا کر مجبور کرنا کہ وہ دودھ پیوے سخت درجہ کا حمق ہے۔ بیشک غرباء اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ یا ضرورت کے وقت ایسا دودھ خود گھر والے بھی استعمال کر سکتے ہیں

اور وہ اُسے شرعاً پاک سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ضروری تو نہیں۔ کہ جو چیز پاک ہو۔ وہ ہر شخص خواہ جی چاہے۔ یا نہ چاہے۔ زبردستی اپنے حلق کے نیچے اتار لے۔ شارع نے یہ اجازت اس لئے دی ہے۔ کہ لوگ تکلیف میں نہ پڑیں۔ ان کا مالی نقصان نہ ہو۔ اور سب جانوروں کو ایک ہی طرح کا نجس اور گندہ نہ سمجھ لیں۔ نہ اس لئے کہ زبردستی اچھے دودھ کی موجودگی میں ایک لطیف مزاج اعلیٰ مذاق اور وسعت رکھنے والا شخص ضرور بلیوں کا جھوٹا کھایا کرے۔ ہاں یہ لازم ہوگا۔ کہ وہ امیر اس غریب پر کبھی طعن نہ کرے گا۔ نہ دل میں یہ بات معیوب سمجھے گا۔ اگر وہ غریب بلی کا جھوٹا کھا پی لے۔ اور وُہ غریب اس امیر اور نفیس شخص پر فتوے نہ دیگا۔ اگر اس کی طبیعت اس بلی کا جھوٹا کھانا گوارا نہ کرے۔ یہ دونوں حدود ہیں۔ ایک حد تو پاکیزگی کی صاف ظاہر ہے۔ دوسری حد محض غرباء پر ہمدردی رحم اور بعض ضروریات کی وجہ سے شرع نے بیان کر دی ہے۔ اور یہی حال اس پانی کا ہے۔ جو دہ دردہ کہلاتا یا قُلّتین کا وزن رکھتا ہے۔ اسے ہر شخص کو پاک سمجھنا چاہیئے۔ مگر کسی کے پاس زیادہ عمدہ پانی ہو۔ تو اس کی مرضی ہے۔ کہ اس اچھے صاف پانی کو ترجیح دے۔ اور اس شخص پر طعن نہ کرے۔ جو قلّتین والا پانی استعمال کرتا ہے۔ نہ دوسرے شخص کو مناسب ہے۔ کہ پیالہ بھر کر لوگوں کو زبردستی ایسا پانی پلاتا پھرے۔ اور جو کراہت کرے۔ اسے بے ایمان اور کافر کا خطاب دے۔

اب آخر میں آپ کی مکھی والے مسئلہ کو بیان کرتا ہوں۔ ابھی تک سائنسدانوں نے یہ عقدہ حل نہیں کیا۔ کہ مکھی کے ایک پَر میں زہر ہے۔ اور دوسرے میں اس کا تریاق۔ جب یہ مسئلہ علمی طور پر ثابت ہو جائیگا اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کی ایک اور دلیل دُنیا میں پیدا ہو جائے گی۔ مگر فرض کر لو۔ ہم نے ایسا ہی مان لیا۔ پھر بھی اگر زہر کے ساتھ اس کا تریاق چائے کے اندر ہم گھول دیں۔ اور مکھی کو اچھی طرح غوطے دیکر اور ادھ موا کر کے نکالیں۔ تب بھی وہ چائے ویسی ہی

رہی۔ جیسے پہلے تھی۔ یعنی ایک پر سے زہر اس کے اندر داخل ہوا تھا۔ تو دوسرے پر سے اس زہر کا تریاق۔ چلو معاملہ برابر ہو گیا۔ یعنی زہریلی نہ رہی۔ کوئی خاص فضیلت تو اس چائے کو حاصل نہیں ہوگئی جو ہم ضرور اسے دوا یا شفاء سمجھکر پی جائیں خواہ دل کراہت ہی کرے۔ برخلاف اس کے ممکن ہے۔ مکھی کسی نجاست پر بیٹھ کر آئی ہو۔ یا کسی بلغم پر سے اُٹھکر وہاں پہونچی ہو۔ اور اس طرح اس کے پَیروں میں پاخانہ یا بلغم کے ذرے اور ساتھ ہی ہیضہ یا سل دق کے جراثیم چمٹے ہوئے ہوں۔ اس لئے اگر کوئی نفیس مزاج آدمی یا ڈاکٹر اس سے کراہت کرے۔ اور اس چائے کو پھینک دے۔ تو عین مناسب ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص جس کو طبعی کراہت ان چیزوں سے نہیں ہے۔ یا مولانا قشر الدین اس کو ڈبو کر نچوڑ کر پھر چائے نوش فرمالیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک مکھی پڑی ہوئی چائے ناپاک اور حرام نہیں ہوگئی۔ جس کا جی چاہے۔ یا جس کو ضرورت ہو۔ پی لے۔ شریعت نے تنگی نہیں رکھی۔ دیکھئے میں خود عموماً ایسی چائے اپنے سامنے سے اٹھا دیا کرتا ہوں مگر ایک دو دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ میرے سر میں سخت درد تھا۔ بے وقت چائے بنوائی اور اتفاقاً اس میں مکھی گر گئی اس وقت ایسی تکلیف اور ضعف تھا۔ کہ میں نے جلدی اور ضرورت کی وجہ سے وہی چائے پی لی۔ پس اس معاملہ میں بھی شریعت نے دونوں حدیں رکھدی ہیں۔ کسی نفیس مزاج کے لئے وہ طیب نہیں رہتی۔ بلکہ آپ جیسے نازک مزاج آدمی کو تو استفراغ ہی ہو جاتا ہے۔ اور مکھی کا نام سنکر ہی متلی ہونے لگتی ہے۔ دوسرے آدمیوں کے لئے وہ طیب نہ سہی حلال تو ہے۔ اور کوئی پی لے۔ تو اسے کون بُرا کہہ سکتا ہے۔ البتہ مولانا قشر الدین نے جو ایک دفعہ ایک مجلس میں ایسی مکھی نکال کر اُسے لوگوں کے سامنے منہ میں رکھ کر اُسے چُوسا اور پھر پھینک دیا۔ اور ساتھ ہی اعلان فرمایا۔ کہ ہم حدیث کی عملی طور پر اس طرح تعظیم کرتے ہیں۔ یہ

سخت بیہودگی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا پاک اور مقدس اور مطہر اور مزکّی اور نفیس مزاج انسان بھلا ایسی کارروائیوں کو کس طرح پسند کر سکتا ہے شریعت نے غریبوں اور حاجتمندوں کے لئے جو نرمی اور اجازت دے رکھی ہے۔ اسے حکم کہکر ہر شخص کو مجبور کرنا کہ ضرور وہ مکھی چوس لے ورنہ اسلام سے خارج ہو۔ یہ سخت افسوسناک ذہنیت ہے۔ امید ہے۔ کہ اب آپ اس مسئلہ کو سمجھ گئے ہونگے بات صرف اتنی ہے۔ کہ مولویوں نے اجازت اور حکم میں فرق نہیں کیا۔ اور تفاوت مراتب اور تفاوت مزاج کا خیال نہیں رکھا۔ ورنہ مسئلہ بالکل صاف تھا۔

مسٹر تحقیق نے یہ تسلی بخش جواب پا کر ایک خوشی محسوس کی۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ ضرور اپنی پہلی فرصت میں قادیان جائینگے اور وہاں کے حالات کا بذات خود ملاحظہ کرینگے۔ کیونکہ ذرا ذرا سی باتوں میں بھی ان مولویوں نے ان کو اسلام سے متنفر کر دیا تھا اور وہ اس بات کے متلاشی تھے۔ کہ ان کو اصلی اور صحیح اسلام کا راستہ دکھانیوالا کوئی ملے۔

شکریۂ احباب

میرے والد صاحب مرحوم و مغفور حافظ سید عبد المجید صاحب آف منصوری کی علالت اور پھر وفات حسرت آیات پر اس کثرت سے دوستوں اور بزرگوں کے ہمدردی بھرے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ کہ میں باوجود پوری کوشش کے کثرت کار اور دیگر مصروفیتوں کی وجہ سے اکثر خطوط کے فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر رہا ہوں میرا دل ان سب احباب کی لگاتار دعاؤں اور پھر مخلصانہ اظہار ہمدردی کے لئے شکریہ سے معمور ہے۔ اسلئے میں بذریعہ اخبار اپنی طرف سے نیز اپنے سارے خاندان کی طرف سے ان تمام دوستوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کیلئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہم سب کیلئے بھی دُعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم ہمیں انکے نقش قدم پر چلنے کی طاقت اور توفیق بخشے:۔

(خاکسار سید عبد الحی۔ کرشبل ہاؤس منصُوری)

نیشنل لیگ قادیان کا غیر معمولی پُرجوش جلسہ

قادیان میں عطاء اللہ کی بدزبانی ہم قطعاً برداشت نہیں کرینگے

مولوی عطاء اللہ مفسد کو قادیان آنے کی اجازت دینا حکومت کی مجرمانہ غفلت ہے

مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ اور جماعت احمدیہ

قادیان ۲۴ ستمبر۔ کل ۹ بجے شب مقامی نیشنل لیگ کا ایک نہایت ہی پُرجوش جلسہ زیر صدارت جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ قادیان مسجد نور میں منعقد ہوا۔

صدر نیشنل لیگ قادیان کی تقریر

تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

بھائیو! میں آج صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ کی موجودگی میں اپنی ذمہ واری پر ایک ایسا اقدام کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ جس سے غالباً صدر محترم کو بھی حیرت ہوگی۔ آپ لوگوں نے متعدد مرتبہ اس امر کا اقرار کیا ہے، کہ ہم سلسلہ کے ناموس کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیا آپ لوگوں نے یہ اقرار کیا ہے یا نہیں۔ (سب نے کہا۔ کیا ہے۔ اور اب پھر کرتے ہیں) کیا آپ لوگوں نے یہ عہد نہیں کیا، کہ ہم اپنے مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں۔ اموال۔ اور اولادیں پیش کرنے کو تیار ہیں (ضرور کیا ہے۔ اور ہم تیار ہیں) ہم ایک عرصہ تک انتظار کرتے رہے۔ کہ حکومت ہمارے ہادی اور پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کی حفاظت کے لئے۔ اور دوسرے بزرگوں کی عزتوں کو قائم رکھنے کے لئے کیا کرتی ہے۔

مگر افسوس۔ کہ ہمیں مایوس ہونا پڑا۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا نبی مانتے ہیں۔ اور آپ کی شان حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے بڑھ کر یقین کرتے ہیں۔ مگر حکومت کو ہمارے جذبات اور احساسات کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہم نے حکومت سے بار بار مطالبہ کیا۔ اور متعدد مرتبہ اپنے وفادارانہ جذبات اس کے سامنے رکھ کر کہا کہ وفادار قوم کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا اچھا نہیں۔ مگر حکومت نے اس کی پروا نہ کی۔ متواتر تین سال کے عرصہ سے قادیان کی مقدس سرزمین میں ہمارے دینی جذبات سے کھیلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت پر ناپاک سے ناپاک حملے کئے گئے۔ ایسے ایسے ناپاک حملے کہ ان کا ذکر کرنے کی مجھے تاب و تواں نہیں۔ مگر حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی۔ ان حالات میں ہمیں ہمیشہ ہی صدر محترم کی طرف سے صبر کی تلقین کی جاتی رہی۔ اور کہا جاتا رہا۔ کہ اپنی قوتوں کو کنٹرول میں رکھو عنقریب تم لوگوں کو قربانی کے لئے بلایا جائے گا۔ مگر اب میں قادیان کی نیشنل لیگ کی طرف سے صدر محترم سے کہتا ہوں۔ کہ اب چونکہ ہم میں صبر۔ اور برداشت کی طاقت نہیں رہی۔ اس لئے ہمیں اس میدان میں کودنے کی اجازت دیں۔ اب تک تو جناب صدر نے کسی خاص تدبیر اور سیاست کے ماتحت اجازت دینا مناسب نہیں سمجھا۔ اب صدر محترم اجازت دیں یا نہ دیں۔ ہم ان کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور ظلم حد برداشت سے گزر چکا ہے۔

اگر عطاء اللہ نے اب کی دفعہ یہاں آکر سید الانام کے خلاف ایک کلمہ بھی ناواجب استعمال کیا تو ہم پوری طاقت سے اس کا مونہہ بند کریں گے۔ اور اس وقت ہم کسی حکم کا انتظار نہیں کریں گے۔

اس کے علاوہ میں آج اس جلسہ کے ذریعہ حکومت کو بھی مطلع کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ امر واضح ہو چکا ہے۔ کہ احرار نے گزشتہ تین سال سے حکومت کے خلاف حرکات کیں۔ مگر حکومت نے اس کے مقابل پر ان کی غیر معمولی دلداری کی۔ اور پیٹھ ٹھونکی اس وجہ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو کچھ کیا۔ وہ حکومت کے منشاء کے مطابق کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین عطاء اللہ نے نہیں کی۔ بلکہ حکومتِ پنجاب نے کی۔ ہمارا پچاس سالہ گولڈن ریکارڈ موجود ہے۔ اور ہمیں حکومت کے مددگار اور خیرخواہ ہونے کی وجہ سے سخت سے سخت تکالیف اٹھانا پڑیں لیکن ہمارے مبلغین نے بسا اوقات بیان کیا ہے۔ کہ بیرونی ملکوں میں جب انگریزی حکومت سے کوئی جائز مدد لینے کی ضرورت پڑتی ہے تو صاف انکار کر دیا جاتا ہے۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس کا ہی واقعہ ہے۔ کہ جب ان کو دمشق میں خنجر سے مجروح کیا گیا۔ اور فرانسیسی حکومت نے اعلان کیا۔ کہ تین دن کے اندر اندر یہاں سے چلے جائیں۔ تو مولوی صاحب ہسپتال میں پڑے تھے۔ انہوں نے برطانی نمائندوں سے کہا۔ کہ چند دن کی مہلت لے دیں۔ تاکہ میں یہاں سے جانے کے قابل ہو سکوں۔ مگر برطانوی قونصل نے جواب دیا۔ کہ افسوس! ہم اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ آپ کو تین دن کے اندر یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔

آخر مولوی صاحب ایک فرانسیسی افسر کے پاس گئے۔ اور اس سے تمام واقعات بیان کئے۔ اس پر اس نے پندرہ دن کی اجازت دے دی۔

حکومت برطانیہ کو علم ہے۔ کہ احمدیوں کے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ حکومت برطانیہ کے جاسوس ہیں۔ اور اس طرح مصائب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ لیکن جب حکومت برطانیہ کے کسی نمائندہ سے جائز امداد مانگی جاتی ہے۔ تو وہ صاف انکار کر دیتا ہے۔ مجھے وہ دن یاد ہیں۔ جب میرے متعلق جبکہ میں مصر میں تھا۔ عربی کے ایک مشہور اخبار میں ایک شخص نے لکھا تھا۔ اس شخص کو قتل کر دو۔ کیونکہ یہ حکومت برطانیہ کا جاسوس ہے۔ اس وقت میں وہ پرچہ لیکر انگریزی حکومت کے سفیر کے پاس گیا۔ اور کہا۔ کہ اس غلط خبر کا آپ تدارک کر دیں مگر اس نے صاف انکار کر دیا۔

حکومت یہ جانتی ہے۔ کہ احرار کے اس کھیل پر جو ہمارے خلاف کھیلا جا رہا ہے۔ اس کا ہزارہا روپیہ ضائع ہو چکا ہے۔ مگر اسے کوئی پرواہ نہیں لاہور کے اخبارات تو لکھتے ہیں۔ کہ احرار کے لئے لاہور کی مساجد چشم براہ رہتی ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی کسی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے نہیں جاتا۔ لیکن قادیان میں وہ نماز پڑھنے کے بہانہ سے آنا چاہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیان میں نماز جمعہ پڑھنا ایک سیاسی چال اور فتنہ پردازی ہے۔ حکومت پنجاب کے مدبرین یہ سب کچھ جانتے ہیں۔ مگر عطاء اللہ کو قادیان آنے میں مدد دی گئی۔ پھر اس کی مدد کیلئے ہی قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا۔ اور ہمارے لیے اور کئی مشکلات پیدا کی گئیں۔ دوستو۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ہم سب ملکر صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ کی خدمت میں عرض کریں۔ کہ اگر اب قادیان میں سلسلہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف کسی قسم کا کوئی دلآزار کلمہ استعمال کیا گیا۔ تو ہم ایسا کرنے والے کا مونہہ توڑ دیں گے۔ صدر محترم اب ہمیں مجبور نہ کریں۔ بلکہ اجازت دیں۔ کہ ہم اس میدان میں آئیں۔ اور جو شخص قادیان کا امن برباد کرنا چاہتا ہے۔

اس کو ایسا کرنے سے باز رکھیں۔ اس کے لئے ہم ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ ہمارا یہ اقدام نہ شریعت کے خلاف ہے اور نہ حکومت کے قانون کے خلاف ؛

دوستو! ہمارے جذبات سخت مجروح کئے گئے ہیں۔ اور آئندہ بھی کئے جانے کے سامان کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر وقت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اس وقت مقامات مقدسہ کی حفاظت بزرگانِ سلسلہ کی عزت کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی کی ضرورت ہے ہم اپنے بزرگان کی عزت قائم کرکے زندہ رہیں گے۔ ورنہ اس زندگی سے موت بہتر ہے۔ ۲۵ ستمبر کو تمام والنٹیرز تیار رہیں۔ ۲۴ ستمبر سے ۲۶ ستمبر تک ان کو اپنے تمام اوقات فارغ رکھنے چاہئیں ؛

تقریر میں نے اپنی ذمہ داری پر کی ہے اور اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہر قربانی کے لئے سب سے پہلے میں تیار ہوں

صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کی تقریر

اس کے بعد جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے تقریر کی۔ جس میں فرمایا :-

رفیقو! جہاں تک ان جذبات کا تعلق ہے جو شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے آپ کی ترجمانی کرتے ہوئے ظاہر کئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہم میں سے ہر شخص کے اندر موجود ہیں۔ اور ان کے بیان کرنے میں انہوں نے ہرگز مبالغہ سے کام نہیں لیا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد بھی ایسا نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت سلسلہ کے ناموس کی حفاظت کے لئے اپنی جان پیش کرنے میں ذرہ بھر بھی تامل محسوس کرتا ہو۔ لیکن جہاں یہ درست ہے۔ وہاں یہ بھی درست ہے۔ کہ اس وقت ملک کی جو حالت ہے۔ اور احرار نے جماعت احمدیہ پر جو حملہ کیا ہے۔ اس کے پیش نظر ہم نے قانون اور شریعت کی حدود کے اندر رہ کر اس کا جواب دینا ہے۔ خدا تعالےٰ کا حکم اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ ہمارا کوئی فعل ایسا نہ ہو۔ جو شریعت کی حدود سے تجاوز کرتا ہو۔ اور قانون کی خلاف ورزی کرنیوالا ہو۔ پس جہاں تک ان جذبات کا تعلق ہے جن کا اظہار شیخ صاحب نے اس وقت کیا ہے۔ وہ ہم سب میں موجود ہیں۔ لیکن یہ کہتے ہوئے مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ان کی اس تشریح کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتا۔ کہ اگر حکومت دین میں مداخلت کرتی ہے۔ تو اس کی مدافعت کے لئے ہم طاقت استعمال کریں۔ اس مداخلت کو روکنے کے لئے قانون نے ذرائع رکھے ہیں۔ اور ہم قانون کی رو سے اس کا انسداد کرا سکتے ہیں۔ شریعت نے بھی ہمیں یہ حکم دیا ہے۔ کہ اگر کوئی حکومت ہم پر ظلم کرتی ہے اور ہم سے انصاف نہیں کرتی۔ اور اپنے ملک میں رہنے نہیں دیتی۔ تو ہم اس ملک سے ہجرت کر جائیں۔ اور باہر جا کر اپنی آزادی کی کوشش کرتے ہوئے اس کا مقابلہ کریں۔

جہاں تک مولوی عطاء اللہ بخاری کے قادیان آنے کا تعلق ہے۔ اسے یہاں آنے کی اجازت دینا حکومت کی مجرمانہ غفلت ہے۔ اور خصوصاً ان حالات میں جبکہ گورنمنٹ پر یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ وہ مفسدانہ ارادوں سے یہاں آ رہا ہے۔ میں نے ہمیشہ اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ مذہبی آزادی ہر ایک شخص کا حق ہے۔ اگر احرار اس غرض سے قادیان آتے ہیں۔ کہ وہ دین کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اور نیک نیتی سے لوگوں کو اپنا ہمخیال بنانا چاہتے ہیں۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا۔ جو انہیں روکے۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی کا حق ہے۔ لیکن مولوی عطاء اللہ کے یہاں آنے سے ہمیں کیوں اختلاف ہے؟ صرف اس لئے کہ وہ یہاں نیک نیتی سے نہیں بلکہ بد ارادوں سے آ رہا ہے۔ وہ اس نیت سے آ رہا ہے۔ کہ ملک معظم کی رعایا کے دو طبقوں کے درمیان منافرت کے جذبات پھیلائے۔ وہ انسانیت کا پیغام لے کر نہیں آ رہا۔ بلکہ حیوانیت کا مظاہرہ کرنے اور ملک کی غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ اگرچہ مسٹر کھوسلہ نے عطاء اللہ کی اس نہایت دلآزار تقریر کو محض اصطلاحی جرم قرار دیا ہے۔ جو اس نے احرار کانفرنس میں کی تھی۔ لیکن حکومت نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ وہ تقریر نہایت دلآزار اور مفسدانہ تھی ؛

ان حالات میں جہاں تک مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ اور مولوی عطاء اللہ کی تقریر کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ مظلوم ہے۔ لیکن اس امر کے باوجود اگر حکومت اسے قادیان آنے کی اجازت دیتی ہے۔ تو یہ اس کی مجرمانہ غفلت ہے۔ میں نیشنل لیگ کو یہ نہیں کہتا کہ وہ اپنی قربانی پیش نہ کرے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ نیشنل لیگ کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر قربانی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت کی حفاظت کرے۔ لیکن ان قیود میں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہم پر عائد فرمائے ہیں۔ ان کے اندر رہ کر آپ لوگ جو چاہیں کر سکتے ہیں ؛

پس میں نیشنل لیگ قادیان کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں تک ۲۵ ستمبر کو مولوی عطاء اللہ کے قادیان آنے کا تعلق ہے وہ قانون اور شریعت کے اندر رہ کر جو قربانی پیش کر سکتی ہے۔ اسے خوشی سے پیش کرے

مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ اور جماعت

اس کے بعد میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں نیشنل لیگ قادیان نے مجھ سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ پر تنقید کرنے کی اجازت دی جائے۔ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے متعلق جہاں تک حکومت وقت کا تعلق ہے۔ ہم نے ہر ممکن کوشش کی۔ کہ وہ اپنے فرض کو پہچانے۔ میں خود حکومت کے ذمہ دار افسران سے ملا۔ اور ان سے پوچھا۔ کہ کیا کسی جماعت یا قوم کے مقدس بانی اور اس کے مذہبی پیشوا کی عزت کا تحفظ گورنمنٹ کے نزدیک ضروری ہے۔ یا حکومت کے ایک افسر کے بے جا وقار کی حفاظت اس کے لئے مقدم ہے۔ میرے اس سوال کا جواب کسی افسر نے نہیں دیا۔ ہر ایک نے مجھے ٹالنے کی کوشش کی۔ مسٹر کھوسلہ کے رسوائے عالم فیصلہ کو شائع ہوئے ڈیڑھ برس ہو گیا۔ ممکن ہے حکومت کو خیال ہو۔ کہ جماعت احمدیہ ان جذبات اور احساسات کو جو اس فیصلہ سے پیدا ہوئے فراموش کر چکی ہے۔ میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ زخم جو مسٹر کھوسلہ نے ہمارے قلوب پر لگایا ہے مندمل نہیں ہوا۔ ہر دن جو چڑھتا ہے۔ ہمارے اس زخم کو زیادہ سے زیادہ المناک بناتا ہے۔ پس حکومت شدید غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ اگر وہ یہ خیال کرتی ہے۔ کہ اس فیصلہ کے متعلق ہمارے جذبات کم ہو چکے ہیں۔ ہم نے حکومت کو زیادہ سے زیادہ وقت دیا کہ وہ ہمارے جذبات کا جائزہ لیتی ہوئی ہماری دادرسی کرے۔ ہم نے انتظار کیا۔ کہ برطانوی تدبر اور انصاف بروئے کار آئے۔ میں یہ احساس کرتا تھا۔ کہ حکومت برطانیہ عدل و انصاف کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے ہمارے قلوب کے زخموں کے اندمال کی کوشش کرے گی۔ اگر میرا یہ خیال صحیح نہ نکلا۔ اور میں مجبور ہوں۔ کہ آپ کے سامنے یہ اعلان کروں۔ کہ حکومت نے نہ صرف اپنے فرض کو نہیں پہچانا۔ بلکہ ہمارے جذبات سے کھیلا ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ برطانوی عدالت کی تحقیر یا کسی جج کی تحقیر کریں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر کوئی عدالت ہمارے مقدس ہادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت پر حملہ کرتی ہے۔ تو پھر ہمیں اس کی پرکاہ جتنی بھی پروا نہیں۔ ایک جج نے اگر دنیا کی ساری عدالتیں کسی جماعت کے مذہبی پیشوا یا کسی مذہبی سلسلہ کے بانی پر حملہ کرتی ہیں۔ تو جہاں تک آل انڈیا نیشنل لیگ کے مقاصد کا تعلق ہے۔ اس میں یہ بات داخل ہے۔ کہ سب سے پہلے ان کے خلاف آواز اٹھائے۔ اور اس وقت تک آرام نہ لے۔ جب تک اس مذہبی پیشوا کی عزت محفوظ نہ کرلے۔ ہندوستان پہلے ہی متعدد مصیبتوں میں مبتلا ہے۔ لیکن یہ کیا کم مصیبت ہے۔ کہ ایک ہندوستانی دوسرے ہندوستانی سے الجھ رہا ہے۔ مذہب کی آڑ لے کر ذاتی اغراض کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مقدس مذہبی پیشواؤں کی توہین کی جاتی ہے یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ جس کا آج ہم کو سامنا ہے اور جس کے دفعیہ کا ہم عزم کر چکے ہیں مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کو میں انفرادی حیثیت نہیں دیتا۔ اس فیصلہ کے ماتحت ایک اصل کام کر رہا ہے۔ اور اگر اس اصل کی تغلیط کے لئے کوشش نہ کی گئی۔ تو ہندوستان کی حالت پراگندہ ہو جائے گی۔ اور وہ مزید فتنہ و فساد کی آماجگاہ بن جائے گا۔

وہ اصل یہ ہے۔ کہ جہاں دوسرے افراد کے خلاف قانون حرکت میں آجاتا ہے۔ وہاں ایک جج کو قانون کی رو سے ایسی حفاظت حاصل ہے۔ کہ اگر وہ کوئی قابل اعتراض حرکت کرے تو اسے سزا نہیں دی جاسکتی۔ اس وجہ سے ایسا ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی ہندو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توہین کا مرتکب ہو۔ اور کسی ہندو جج کے سامنے اس کا مقدمہ آئے تو وہ جج اس توہین کا ازالہ نہ کرے۔ اسی طرح ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی مسلمان ہندوؤں کے مذہبی پیشواؤں کی توہین کرے اور اس کا مقدمہ کسی مسلمان جج کے سامنے پیش ہو۔ تو وہ اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہوا اس ہتک کا ازالہ نہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ سے اس اصل کو واضح کیا گیا ہے۔ میں نے حکومت کے سامنے آپ کے خیالات پیش کئے۔ میں نے چاہا کہ وہ اس فیصلہ کو کم از کم ضبط کرلے۔ لیکن حکومت کو ایک جج کے وقار کے خیال نے اس قدر بے حس کر دیا ہے۔ کہ اس نے ہمارے مطالبہ کو پورا نہیں کیا۔ اور ہمارے لئے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ کہ اس فیصلہ کی حقیقت کو دنیا کے سامنے واضح کریں۔ پس میں ہندوستان کی تمام نیشنل لیگوں کو اس بات کی اجازت دیتا ہوں کہ وہ اس فیصلہ کی حقیقت کو طشت ازبام کریں۔ ہمیں کوئی حکومت اس بات سے نہیں روک سکتی۔

موٹر پر پتھر پھینکنے کا واقعہ

اس ضمن میں اس واقعہ کے متعلق بھی میں اظہار خیالات کرنا چاہتا ہوں جو چند دن ہوئے۔ قادیان میں ہوا۔ اور وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے کار پر پتھر پھینکنے کا واقعہ ہے۔ میں یہ خیال نہیں کر سکتا کہ مقامی افسران بے خبر ہیں۔ میں یہ باور کرنے میں بھی تامل محسوس کرتا ہوں۔ کہ ضلع کے حکام صحیح معلومات نہیں رکھتے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہاں احرار کا وجود فتنے کا موجب ہے۔ وہ اس نیت سے یہاں نہیں آتے کہ دوسروں کے عقائد کی اصلاح کریں۔ بلکہ وہ فتنہ و فساد برپا کرنے کی نیت سے آتے ہیں پولیس کے ریکارڈ اس بات پر شاہد ہیں۔ اور خود حکومت کے پاس ایسے کاغذات موجود ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہم نے متعدد بار ان کے بد ارادوں کی اطلاع حکومت کو دی۔ مگر اس نے کچھ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جماعت کی ایک محبوب ہستی حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا گیا۔ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے موٹر پر حملہ ہوا ہے۔ ایسے حالات میں مولوی عطاء اللہ کو یہاں آنے کی اجازت دینا حکومت کی نیت کو اور زیادہ نمایاں کر رہا ہے۔ حکومت کو اپنی پوزیشن واضح کر دینی چاہیئے۔ میں اس کی تعریف کروں گا۔ اگر وہ یہ کہدے۔ کہ ہم تمہارے خلاف ہیں اور تمہاری کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ مگر حیرت کی بات ہے کہ کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ ہم عدل اور انصاف کرتے ہیں۔ لیکن کوئی فعل بھی ایسا نہیں جو ہمارے متعلق عدل و انصاف پر مبنی ہو یہ واقعہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو احرار یہاں کرتے چلے آرہے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم تمام معاندانہ تحریکوں کو کچل دیں۔ جب تک سارے ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ ساری دنیا میں ہم ایسی تحریکوں کو مٹا کر امن قائم نہیں کر لیتے۔ ہم آرام سے نہیں بیٹھ سکتے۔ ہر وہ شخص جو کسی میٹنگ میں خواہ وہ ہندوؤں یا سکھوں کی یا کسی اور مذہب والوں کی روک ڈال کر فساد برپا کرنا چاہتا ہے۔ تو نیشنل لیگ کا فرض ہے۔ کہ اسے روکے اور ان لوگوں کی حفاظت کرے جو مظلوم ہیں۔

پس میں حکومت کو مطلع کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ کھیل جو قادیان میں احرار کی طرف سے کھیلا جارہا ہے۔ اب حد سے بڑھ چکا ہے۔ اور میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اب حالات ایسے ہیں۔ کہ اگر آپ لوگوں پر زیادہ قیود عاید کردوں تو آپ شاید ایسے مطالبے کو پورا نہ کر سکیں۔

آخر میں میں آپ سے عرض کروں گا کہ آپ نیشنل لیگ اور نیشنل لیگ کور میں پوری دلچسپی لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو نیشنل لیگ کور میں داخل ہو کر اپنے اوقات کی قربانی کرنے سے دریغ کرے۔ آپ لوگوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے آپ لوگوں نے نمونہ بن کر ساری دنیا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ پس اس کے مطابق اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اور پورے جوش اور ہمت کے ساتھ ہر اس مصیبت کو خوشی سے برداشت کریں۔ جو دین کی راہ میں آپ کو پیش آئے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو

مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک

الفضل ۱۹ ستمبر میں ایک مضمون "مسجد مبارک ہی حضرت مسیح موعود کی مسجد اقصیٰ ہے" کے عنوان سے چھپا ہے۔ اس کے متعلق خاکسار کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ مسجد مبارک کا وہ حصہ جو حضور علیہ السلام نے خود بنا دیا ہے۔ وہی ان انعامات کا مورد اور برکات کا مرکز ہے لیکن جو حصہ ۱۹۰۶ء میں انجمن نے چندہ کر کے ساتھ شامل کیا ہے۔ وہ اس درجہ کو نہیں پہنچتا جو اصلی حصہ کو حاصل ہے۔ کیونکہ جب امن و برکت کی وحی نازل ہوئی تھی۔ تو وہ حصہ اس وقت موجود نہ تھا۔ جو بعد میں شامل کیا گیا۔

میرے خیال میں یہ بات صحیح نہیں۔ نزول وحی کے وقت بیشک ہمارے سامنے بعد کا تعمیر شدہ حصہ موجود نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے جو عالم الغیب ہے اس کے علم میں تو وہ حصہ جو بعد میں زائد کیا گیا۔ یا جو آئندہ زائد کیا جائے گا موجود تھا اور ہے۔ اس لئے ہم کیوں امن و برکت کی بشارتوں کو ایک خاص حصہ سے مقید اور محدود کریں۔ اور کیوں نہ یہ سمجھیں۔ کہ وعدہ الٰہی۔ من دخلہ کان آمنا۔ یا فیہ برکات للناس یا کل امر مبارک یجعل فیہ۔ میں جو ضمائر ہیں ان سے مراد وہ تمام مسجد ہے۔ جو اب تک بنی ہے یا جو بعد میں وسیع ہوگی۔ کیونکہ گو انسانی نظروں سے وہ غائب ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے علم میں وہ موجود اور حاضر ہے۔ اور اس کی برکتوں کے خزانے لامحدود ہیں۔ مثال کے طور پر ہم کہتے ہیں۔ کہ بہشتی مقبرہ کا وہ حصہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ایک کشف کی بنا پر تجویز فرمایا۔ اس کو بعد میں انجمن نے وسیع کیا۔ اب وہ حصہ جو انجمن نے بعد میں بڑھایا۔ کیا اس کے متعلق یہ سمجھنا جائز ہوگا کہ وہ حصہ اصل کی فرع ہے۔ اور عظمت اور برکت کے لحاظ سے وہ ادنیٰ درجہ پر ہے یا اس حصہ میں دفن ہونے والے مخلصین جنت کے ادنیٰ مقام میں ہونگے ہرگز نہیں

یہ خیال جو پیش کیا گیا ہے۔ کہ مینار والی مسجد اس واسطے بھی مسجد اقصیٰ نہیں ہے کہ حضور علیہ السلام کی کسی تحریر سے اس کا یہ نام ثابت نہیں۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ اس کے خلاف یہ بھی تو ثابت نہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ یہ مسجد ابتداء سے مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے یا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کبھی اس نام کی تردید فرمائی۔ یا لوگوں کو منع کیا ہو۔ خود حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی ایک نظم میں جو ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی فرمایا ہے۔ ؎

"دیکھ وہ مینار ہے اے راہ رو
رہنمائے آستان قادیان
مسجد اقصیٰ میں پہنچا دے گا یہ
اور دکھائے بوستان قادیان
درس قرآن ہو رہا ہوگا وہاں
جمع ہونگے مخلصان قادیان

میرا خیال ہے کہ دراصل یہ دو نو مسجدیں ایک ہی ہیں۔ اور ان کے ایک دوسرے میں مدغم ہو جانے میں کچھ بھی حرج واقعہ نہیں ہو سکتا۔ مسجد مبارک جس طرح مسجد اقصیٰ کی طرف وسعت پاسکتی ہے۔ ویسے ہی جنوب اور مشرق کی طرف بڑھ سکتی ہے اور یہ امر محال

وہ کام جو پیچھے نہیں ڈالے جا سکتے

احباب اور عہدہ داران جماعت اپنی ذمہ واری کو سمجھیں

سلسلہ کی خاص ضروریات توسیع مہمان خانہ مسجد مبارک و اقصےٰ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق تحریک جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں۔ اور الفضل میں یاد دہانی بھی متواتر ہو رہی ہے۔ اس تحریک کا چندہ یکمشت یا زیادہ سے زیادہ تین اقساط کے ذریعہ ادا ہو جانا ضروری ہے:

توسیع مہمان خانہ کا کام بہت عرصہ سے شروع ہو چکا ہے۔ مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ملحقہ دو کانیں خریدی جا چکی ہیں۔ مسجد اقصےٰ کی مزید توسیع کا معاملہ خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ باوجود حال ہی کی توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی۔ سینکڑوں آدمی قریب کی چھتوں اور بازار گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں:

اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ اس کام کی اہمیت بھی کسی احمدی سے مخفی نہیں ہے۔ انتظامات جلسہ اور بروقت اشیاء خورد و نوش کے خریدنے کے لئے روپیہ جلد مہیا ہونا نہایت ضروری ہے۔ الغرض ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ جس کے لئے ہر احمدی ذمہ وار اور جواب دہ ہے۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران جماعت مقامی سے درخواست ہے۔ کہ براہ مہربانی وہ اپنا اور اپنی جماعت کا چندہ مطابق شرح۔ یعنے ہر ایک شخص کی ایک ماہ کی آمد کا ۳۳ فیصدی شرح سے جلد چندہ فراہم کر کے بھجوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ان کاموں کے سرانجام دینے میں کوئی روکاوٹ پیدا ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے تشویش کا موجب ہو:

ناظر بیت المال قادیان

پنجاب اسمبلی کے انتخابات

(۱) ہر احمدی دوست کو جس کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج ہے لازم ہے کہ اپنے ووٹ کا کسی شخص کے ساتھ بطور خود وعدہ نہ کرے۔ بلکہ مرکز کے فیصلہ تک اپنے ووٹ کو محفوظ رکھے۔ اس ہدائت کے خلاف اگر کوئی دوست خود وعدہ کرے گا۔ تو جماعت اس کے وعدہ کی پابند نہ ہوگی۔ اور ایسا شخص نظام کے خلاف کارروائی کرنے والا سمجھا جائیگا اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ووٹوں کو بھی جو اپنے احباب کے زیر اثر ہوں۔ یا جن کو اپنے زیر اثر لا سکتے ہوں۔ حتی الوسع محفوظ کرنے کی کوشش کریں:

(۲) جن دوستوں یا جماعتوں کو معلوم ہو۔ کہ فلاں فلاں لوگ۔ اسمبلی کے لئے کھڑے ہوں گے۔ ان کی اطلاع فوراً مرکز میں بھیجی جائے۔

(۳) کوئی احمدی دوست اپنے طور پر اسمبلی کے کسی امیدوار کی سفارش مرکز میں نہ بھیجیں۔ جن صاحبوں کو جماعت احمدیہ سے مدد کی خواہش ہو۔ ان کو مشورہ دیا جائے۔ کہ وہ خود اس مدد کی التجا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کریں۔ ایسی درخواستوں کے آنے پر جماعت ہائے متعلقہ سے امیدوار صاحبوں کے متعلق مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ احباب جماعت کن صاحب کے حق میں ووٹ دیں

(۴) اس فیصلہ کا اعلان انشاء اللہ اکتوبر کے آخر میں کیا جائے گا:

(ناظر امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کی دسویں قسط

خدا تعالےٰ کا فضل اور اس کی غریب نوازی ہمارے شامل حال ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ فوراً متوجہ ہوں۔ دسویں قسط میں حصہ لینے والوں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنیوالے کا نام	تعداد دیگ	کس شخص کی طرف سے دی گئی	کیفیت
۳۲	چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش	۳	محترمہ آمنہ بی بی مرحومہ زوجہ خود	تین دیگوں کی قیمت وصول شد
۳۳	راجہ علی محمد صاحب ای اے سی۔ نائب مہتمم بندوبست لاہور	۱		دیگ خود تیار کر کے بھیجنے کے لئے لکھا ہے۔ اور اس سے قبل ایک دیگ گذشتہ سال بھی دے چکے ہیں:

اسّی میں سے اب صرف چوالیس دیگوں کا مطالبہ باقی ہے۔ گویا ہماری تحریک نصف کے قریب کامیاب ہو چکی ہے۔ اور اب صرف نصف مطالبہ باقی ہے۔ امید ہے کہ بقیہ تعداد بھی عنقریب پوری ہو جائے گی۔ اب جلسہ سالانہ بالکل قریب ہے۔ اس لئے احباب توجہ فرمائیں۔ اور ایک دوسرے کو تحریک کریں۔ بالخصوص سکرٹری صاحبان اور جماعت کے دوسرے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی ہمہ تن کوشش فرمائیں۔ علاوہ ازیں میں لجنات اماءاللہ کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس نوٹ کو پڑھ کر کوشش کریں۔ کہ اپنی اپنی لجنہ کی طرف سے ایک ایک دیگ جلسہ سالانہ کے لئے بنوا دیں۔ جس پر ان کی لجنہ کا نام کندہ کرایا جائے گا۔ ایک دیگ جس کا وزن ایک من پختہ ہوتا ہے۔ چالیس روپیہ میں بنتی ہے۔ تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیجی جائیں۔ اور تصریح کر دی جائے۔ کہ یہ دیگ کی قیمت کے روپیہ ہیں:

(ناظر ضیافت قادیان)

گوکھووال میں مناظرہ

۱۰۔ ۱۱ اکتوبر کو گوکھووال چک ۲۷۶ ر ب میں غیر احمدیوں سے جماعت احمدیہ کا مناظرہ مقرر ہوا ہے۔ یہ مناظرہ بڑا اہم ہے۔ ارد گرد کی جماعتیں اس میں کثرت سے شامل ہوں۔ اپنے بستر ہمراہ لائیں: خاکسار۔ سید فضل محمد سکرٹری انجمن احمدیہ گوکھووال چک ۲۷۶ ڈاک خانہ

کارخانہ بوٹ سازی کے لئے ضرورت طلباء

جیسا کہ قبل ازیں اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ قادیان میں ایک نیا کارخانہ زیر انتظام تحریک جدید جاری ہوا ہے۔ اسمیں کام سکھانے کے لئے فی الحال چار طلباء کی ضرورت ہے۔ جن کے واسطے مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی لازمی ہوگی:

(۱) پانچ سال تک ایسے طلباء کو صرف خرچ خوراک اور خرچ رہائش پر اس فیکٹری میں کام کرنا ہوگا

(۲) اگر اس عرصہ میں طالب علم کام کو چھوڑ کر چلا جائے۔ یا وہ اپنے آپ کو اس کام کا اہل ثابت نہ کرے۔ جس کی وجہ سے دفتر تحریک جدید اس کو جواب دینے کے لئے مجبور ہو۔ تو ہر دو صورتوں میں اصل خرچ سے ڈیوڑھی رقم کی ادائیگی اس کے گارڈین یا سرپرست کے ذمہ ہوگی۔ جسے وہ بہت جلد ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

(۳) تعلیم کم از کم پرائمری تک ہو۔ یا مدرسہ احمدیہ کی دوسری جماعت تک۔ مڈل پاس طلباء کو ترجیح دی جائے گی:

(۴) صحت جسمانی اچھی ہو:

نوٹ۔ جملہ درخواستیں ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے دفتر تحریک جدید میں پہونچ جانی چاہئیں۔ قادیان میں انٹرویو کے لئے حاضر ہونے کی تاریخ سے بعد میں اطلاع دی جائے گی: انچارج تحریک جدید قادیان

تبلیغ احمدیت وسیع پیمانہ پر کرنے کی ضرورت

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے منجملہ انیس مطالبات کے ایک مطالبہ جماعت سے یہ بھی کیا تھا۔ کہ "سرکاری ملازمین جن کی تین ماہ کی رخصتیں جمع پڑی ہوں یا قریب کے زمانہ میں جمع ہونے والی ہوں۔ اور وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے ان رخصتوں کو وقف کردیں۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ ایک سال کے لئے ایک ہزار سرکاری ملازمین سے کام کرنے والے ننوا مبلغ مل گئے۔ ایسے اصحاب تین تین ماہ کی چھٹیاں لے لیں۔ اور ان چھٹیوں کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کردیں ہم انہیں جہاں چاہیں تبلیغ کے لئے بھیج دیں۔ اگر چار سو ایسے اصحاب اپنے آپ کو پیش کردیں۔ تو ایک سو مبلغ سال بھر کام کرنے والے اور اگر دو سو پیش کریں تو ۵۰ مبلغ ایک وقت میں سال بھر کام کرسکتے ہیں اور اس طرح تبلیغ کے لئے اچھی خاصی طاقت حاصل ہوسکتی ہے اس کے متعلق میری یہ سکیم ہے کہ ان کو ایسی جگہ بھیجیں جہاں احمدی جماعتیں نہیں۔ جہاں تین ماہ ایک اکیلا احمدی رہے گا جس کا دن رات کام کرنا تبلیغ ہوگا۔ ناممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں نئی جماعت قائم نہ ہو جائے۔ اگر دو سو اصحاب بھی اپنے آپ کو پیش کریں۔ تو پچاس کو ایک وقت میں تبلیغ کے لئے پچاس مقامات پر بھیج سکتے ہیں۔ کہ وہاں تبلیغ کرو۔ اس طرح ہر تین ماہ میں پچاس نئی جماعتیں قائم ہوجائیں گی۔۔۔۔۔ ایسے اصحاب کا فرض ہوگا کہ جس طرح ملکانہ تحریک کے وقت ہوا۔ وہ اپنا خرچ آپ برداشت کریں ہم اس بات کو مدنظر رکھیں گے کہ انہیں اتنی دور نہ بھیجا جائے۔ کہ ان کے لئے سفر کے اخراجات برداشت کرنے مشکل نہ ہوں"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے بموجب تجویز کیا گیا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ احباب جماعت کو ان کے علاقہ جات سے کسی دور کے مستقل مرکز تحریک جدید میں کام کرنے کی اطلاع دی جائے۔ جس میں ممکن ہے کہ احباب کو وہاں کے رسم و رواج سے نیز زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے پورے طور پر فرائض تبلیغ ادا کرنے کا موقعہ نہ ملے یا مشکل پیش آئے۔ ان کے اپنے اضلاع میں ہی کچھ مقامات مخصوص کرکے اس ضلع کے اصحاب کو وہاں جاکر تبلیغ کرنے کی اطلاع دی جائے۔ جس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ہر ضلع کی جماعتوں کے ذمہ دار عہدیدار اصحاب اپنے طور پر کوئی دن مقرر کریں۔ جس میں جملہ عہدیداران کو شمولیت کی دعوت دیں۔ تاکہ سب دوستوں کے مشورہ سے اس ضلع میں ایسا علاقہ تجویز کیا جاسکے کہ جو تبلیغ کے لئے موزون ہو۔ بلحاظ اپنے عملی نمونہ۔ عادات و خصائل طبائع کی سادگی اور صداقت کو قبول کرنے کے لئے مستعد طبائع کی تلاش کی جائے۔ وہ ایسے لوگ ہوں کہ کسی مذہب کے سچا ثابت ہوجانے کی صورت میں وہ اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اپنے وعدہ کا پاس کرنے والے ہوں۔

جب تمام اضلاع کے مرکزی مقامات سے دفتر تحریک جدید کو اطلاع ہوجائے گی تو اس وقت اس پر عمل درآمد شروع ہوجائے گا۔ ان حالات میں مرکزی جماعتوں کا بھی فرض ہوگا۔ کہ وہ اس سہولت کو دوستوں کے سامنے پیش کرکے ان کو اپنے زیادہ سے زیادہ اوقات کو فارغ کرکے وقف کرنے کی تحریک کرسکیں۔ تاکہ ان کے ضلع میں باقاعدہ تبلیغ کا کام جاری ہوسکے۔ جملہ اضلاع کی مرکزی انجمنیں زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے عرصہ تک یعنی ۱۵ راکتوبر تک باہمی مشورہ کرکے علاقہ جات کا انتخاب کرکے اس کا ایک خاکہ تیار کرکے جس میں بڑے بڑے دیہات کے نام لکھے ہوتے ہوں۔ ارسال کریں۔

امید ہے کہ اس عظیم الشان سہولت کے بعد اب کسی دوست کو یہ کہنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی کہ وہ کچھ بھی وقت پیش نہیں کرسکتے۔ اور اگر دوست جماعت میں کوشش کرنے کی ٹھان لیں۔ تو ہزاروں آدمیوں سے اپنے اوقات کا وقف کرانا کوئی مشکل امر نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ دوستوں کو توفیق دے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی تجاویز کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ (انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

پسرور ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

پسرور ضلع سیالکوٹ میں ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو جماعت احمدیہ کا جلسہ قرار پایا ہے۔ اردگرد کی جماعتوں کے احباب کثرت سے اس جلسہ میں شامل ہوں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

دوکانوں کے خریداروں کو خوشخبری

اکثر احباب دریافت کرتے رہتے تھے۔ کہ دوکانوں کے لئے کوئی زمین قابل فروخت ہو تو ہمیں اطلاع دی جائے۔ اب صدر انجمن نے اڈہ خانہ اور ہوزری کی طرف جہاں کم و بیش ۵۰ فٹ کی سڑک کا بازار ہے اس سڑک پر قطعات ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۵۰ و ۵۱ مطابق نقشہ ریتی چھلہ جو ملکیہ و مقبوضہ صدر انجمن ہیں۔ بصورت دوکانات کے ۲۹/۹/۳۶ کو بروز منگل ۳ بجے دن منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن نیلام کرینگے اور رقم نقد وصول کی جائے گی۔ بوقت نیلام جناب ناظر صاحب بیت المال و ناظم جائداد بھی موجود ہونگے۔ یہ جائداد بہت قیمتی اور بہت عمدہ موقع کی ہے۔ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچ کر بولی دیں۔ والسلام ناظم جائداد

حبِ اٹھرا
محافظِ جنین رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تپ۔ پچش۔ درد پسلی یا مونیہ ام الصبیان۔ پرچھاویں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حبِ اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک ؎

المشتہر:۔ **حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان**

تریاقِ معدہ و جگر

یہ مشہور و معروف مرکب ہزارہا انسانوں پر تجربہ ہو کر ایک بے نظیر مرکب ثابت ہو چکا ہے۔ ضعف جگر۔ بھس۔ کمی خون۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ دل دھڑکن۔ زردی بدن۔ تپ تلی ملیریل بخار وغیرہ عوارضات کے لئے اکسیر ہے۔ علاوہ ازیں جریان۔ احتلام کے لئے شرطیہ علاج ہے۔ بیس سالہ جریان احتلام فوراً کافور ہو جاتا ہے ؎

خوبصورت گولیاں کھانے میں آسان۔ فوائد میں بے نظیر جملہ عیوب سے پاک ہیں۔ اس کا کوئی جزو کسی مذہب میں حرام نہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر

شیخ سردار احمد مہتمم دواخانہ احمدیہ عمروالہ ڈاکخانہ بھاگووالہ ضلع گورداسپور

مصباح کے وی پی

یکم اکتوبر مصباح کا پرچہ ان خریداروں کے نام وی پی ہوگا جن سے سال حال کا چندہ تاحال وصول نہیں ہوا۔ یا انکا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ یہ وی پی ضرور وصول کر لئے جائینگے کیونکہ فنڈ میں روپے کی سخت ضرورت ہے۔ اور بغیر اس وصولی کے اخبار کا کام نہیں چلایا جا سکتا۔ بعض خریدار ایسے ہیں جن سے مارچ اپریل میں چندہ وصول ہوا ہے۔ مگر وہ پچھلا بقایا تھا۔ اس لئے وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم سے دوبارہ ۴۵

محافظِ دندان

پائریا ایک خوفناک مرض ہے۔ اس کے بڑھ جانے سے طبیب ڈاکٹر ہی جانتے ہیں۔ کہ کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ماس خورہ۔ درد دندان۔ خون۔ پیپ متورم مسوڑوں کے لئے چار قسم کی ادویات بھیجی جائیں گی۔ پائرس پوڈر ۱۲ عہ پائرس کریم۔ پائرس لوشن۔ پائریا کے جراثیم کو ہلاک کرنے میں بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ہر چہار عہ۵

حکیم فقیر احمد خان احمدی جالندھر چھاؤنی

پستول منگاؤ پستول چلاؤ

گو صدا آواز بے انتہا خوفناک صورت غرض بالکل اصلی پستول کی مانند ہے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ اصلی پستول سے آدمی یا جانور مر جاتا ہے۔ اور اس کے فائر کرنے سے حواس باختہ ہو کر بھاگ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا فائر کرنے سے بے حد دہشتناک آواز نکلتی ہے۔ جو سننے والے کا دل دہلا دیتی ہے۔ اسی وجہ سے گورنمنٹ نے ہمارے پستول پر صوبہ برما اور بنگال اور بہار اڑیسہ کے چار علاقوں میں لائسنس بھی لگا دیا ہے۔ کیونکہ وہاں کے باشندے اس پستول کو غلط طریقہ پر استعمال کرتے تھے۔ اور گورنمنٹ کو مجبوراً ان چار صوبوں میں حکم جاری کر کے اس پستول پر لائسنس لگانا پڑا۔ باقی تمام ہندوستان کے لئے پوری آزادی ہے۔ اور ہر شخص نہایت آزادی کے ساتھ اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ ایک وقت میں اس پستول کے اندر دس کارتوس رکھ سکتے ہیں۔ اور پھر جب چاہیں فائر کر سکتے ہیں۔ جب کارتوس ختم ہو جائیں۔ تو پھر دوبارہ دس بھر لیں۔ بہت مضبوط ہے۔ اور جان و مال کی حفاظت کے لئے بہترین چیز ہے۔ دیکھنے میں بالکل اصلی پستول معلوم ہوتا ہے۔ ہم اس کے ساتھ سو کارتوس مفت بھیجتے ہیں۔ قیمت ایک عدد پستول معہ سو کارتوس صرف چار روپے (للعہ) محصولڈاک آٹھ آنے (۸/) اس کے کارتوس علیحدہ بھی بکتے ہیں۔ جب کارتوسوں کی ضرورت ہو تو ہم سے منگا لیجئے ایک روپیہ کے چھ درجن (۶/۲) ملتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ پستول بچوں کا کھلونا نہیں ہے ؎

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر یونین امپورٹ کمپنی ۸۲۰ دریا گنج دہلی**

رشتہ کی ضرورت ہے

ایک معزز مغل گھرانے کی نوجوان لڑکی بعمر ۱۶ سال کے لئے جو پانچویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہی ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی کے والدین کی طرف سے علاوہ دیگر جہیز کے قادیان میں ایک کنال سکنی زمین بھی دی جائے گی۔ لڑکا برسر روزگار اور دیندار احمدی ہونا چاہیئے۔ جس کی تصدیق مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کریں۔ قوم مغل کو ترجیح دی جائے گی خط و کتابت بنام مرزا عمر بیگ صاحب پریذیڈنٹ حلقہ مسجد اقصےٰ قادیان کی جائے ؎

ناظر امور عامہ قادیان

ملیریائی بخاروں میں کڑوی کونین مت استعمال کریں اس کا نعم البدل "اکسیر دافع ملیریا" ہے جو کڑوی نہیں

یہ ہر ایک بوٹی کا ست ہے۔ کئی سال کی محنت و کوشش سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ کڑوی نہیں۔ کھانے میں آسان اور قیمت میں کونین سے بہت سستی۔ گویا نصف و نصفی کا فرق ہے۔ ایک روپیہ کی ایک تولہ جس کی ۹۶ خوراکیں ہونگی۔ حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور ؎

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۲ ستمبر۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب نے اعلان شائع کیا ہے کہ مالیر کوٹلہ سے نقل مکانی کرنے والوں کے مندوبین اور مجلس اتحاد ملت کے ارکان پر مشتمل ایک وفد نے ہوم اینڈ فارن منسٹر مالیر کوٹلہ سے ملاقات کی۔ اور دس مطالبات پیش کئے۔ ان مطالبات پر دیر تک بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ بالآخر ۹ مطالبات منظور کر لئے گئے۔

گورکھپور ۲۲ ستمبر۔ دریائے راپتی رگنڈک گوگرا وغیرہ میں از سر نو شدید طغیانی سے گورکھپور کے لئے شدید خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ سینکڑوں دیہات جزیرے بن چکے ہیں۔ فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ ہزاروں دیہاتی مصیبت میں مبتلا ہیں۔

شملہ ۲۲ ستمبر۔ آج کونسل اوف سٹیٹ کے اجلاس میں مسٹر حسین امام نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ ہندوستان کو جمعیتہ اقوام کی ذہنیت سے منتفع ہو جانا چاہیئے۔ مسٹر حسین امام نے کمزور ممالک کو بچانے کے لئے لیگ کی ناکامیت کے مسئلہ پر نہایت دلچسپ تقریر کی۔ سر فیروز سیٹھنا نے ترمیم پیش کی۔ کہ حکومت ہند کی طرف سے جمعیتہ اقوام کو جو چندہ دیا جاتا ہے اس میں معتدبہ کمی ہو جانی چاہیئے لئے یشماری پر سر فیروز سیٹھنا کی تحریک ۳۵ آراء کی موافقت اور ۲۶ کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔

بیت المقدس ۲۲ ستمبر۔ برطانوی فوج کی کمک آنے کے بعد اس ہفتہ فوجی سرگرمیاں بہت محدود رہیں۔ اس اثنا میں عرب دیہاتوں سے جہد آزادی جاری رکھنے کے لئے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ اعراب فلسطین کی اکثریت چاہتی ہے کہ شاہ حجاز و شاہ عراق اور دوسرے عرب تاجدار اس معاملہ میں مداخلت کریں۔

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ سیاحت جرمنی کے متعلق مسٹر لائڈ جارج نے رائیٹر کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ جرمنی جنگ نہیں چاہتا۔ لیکن اسے روس کے حملہ کا اندیشہ اور روس اور فرانس کے معاہدہ سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ باشندگان جرمنی برطانیہ سے دوستانہ تعلقات رکھنے کے آرزو مند ہیں۔

بیت المقدس ۲۴ ستمبر۔ آج شہر کے وسط میں کسی شخص نے بم پھینکا جس سے ایک عرب اور دو بچے جان بحق ہو گئے۔ دو عرب سخت مجروح ہوئے۔

لدھیانہ ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لدھیانہ میں ۹ دن کے قیام کے بعد مالیر کوٹلہ سے ۹ ہزار نقل مکانی کرنے والے لوگوں کا پہلا قافلہ پا پیادہ لاہور کی طرف روانہ ہو گیا ہے

وائنا ۲۲ ستمبر۔ آج آسٹریا کے وائس چانسلر نے اعلان کیا۔ کہ ممکن ہے۔ ۱۸ اور ۴۲ سال کے درمیان عمر رکھنے والے ایک لاکھ اشخاص کو جبری فوجی خدمت سر انجام دینی پڑے اگر کافی تعداد میں لوگ رضاکارانہ طور پر فوجی خدمت کے لئے نہ ملے۔ تو حکومت کو جبری فوجی خدمت کا قانون نافذ کرنا پڑے گا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) جرمنی فلسطین کی صورت حالات پر بے حد دلچسپی کا اظہار کر رہا ہے۔ فلسطین کے متعلق جرمنی کا نقطہ نگاہ یہ ہے۔ کہ مشرق کا سارا علاقہ انتہائی جوش کی حالت میں ہے۔ جرمنی اس امید کا اظہار کر رہا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ فلسطین میں اتنی طویل مدت تک مصروف پیکار رہے گی۔ کہ یورپ میں اس کی پوزیشن نازک صورت اختیار کر جائے گی۔

شملہ ۲۲ ستمبر۔ پشاور کی اطلاع مظہر ہے کہ کل ایک ہوائی جہاز کو حادثہ پیش آنے کی وجہ سے ایک افسر ہوا باز ہلاک اور ایک مسافر مجروح ہوا۔

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ صوبہ دہلی کے زمینداروں نے ایک اجلاس منعقد کر کے متعدد قراردادوں کے ذریعہ چیف کمشنر سے درخواست کی ہے۔ کہ صوبہ دہلی کے زمینداروں کو زراعتی قرضوں سے نجات دلانے کے لئے یہاں بھی پنجاب کے سے قوانین جاری کئے جائیں۔ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام نے کہا کہ زمینداروں کو جن مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے ان کی کہیں نظیر نہیں ملتی۔

پٹنہ ۲۲ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دریائے گنڈک کا بند جس نے ضلع سرن کو بچایا ہوا تھا۔ ٹوٹ گیا ہے۔ اس امر کا شدید خطرہ ہے۔ کہ پانی چھپڑا شہر تک پہنچ جائیگا اور وسیع علاقہ کو جل تھل کر دے گا۔

لاہور ۲۲ ستمبر۔ آج دیوان برہم ناتھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں اختر علی خان کے مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کی جو ایڈیٹر "نیرنگ" کے خلاف دائر کیا گیا تھا۔ مزید سماعت ہوئی۔ ایڈیٹر نیرنگ نے عدالت میں غیر مشروط معافی نامہ داخل کر دیا۔ اس پر اختر علی خان نے مقدمہ واپس لے لیا۔

لزبن ۲۲ ستمبر۔ کل میڈرڈ پر باغیوں کے ۲۵ طیارے پرواز کرتے رہے۔ شہر پر اشتہار پھینکے گئے۔ جن میں اہل شہر کو انتباہ کیا گیا۔ کہ شہر پر خوفناک حملہ کیا جانے والا ہے۔ لوگوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ اگر وہ کشت و خون اور ہلاکت سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو چپ چاپ شہر کو باغیوں کے حوالہ کر دیں۔

واشنگٹن ۲۲ ستمبر۔ مسٹر کارڈیل ہل سکرٹری اوف سٹیٹ نے اعلان کیا ہے کہ مجھے اس سلسلہ میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے قرض لینے کے لئے حکومت اطالیہ جنگی قرضہ کی ادائیگی کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

الہ آباد ۲۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ اکتوبر کو مسلمانان ہند کی طرف سے ایک وفد وائسرائے سے ملاقات کرنے والا ہے۔ جو واقعات فلسطین کے متعلق وائسرائے کو مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کرے گا۔

اخبار "زمیندار" (۲۴ ستمبر) لکھتا ہے کہ ہوشیارپور میں احراریوں نے جلسہ منعقد کر کے جب مسجد شہید گنج کے متعلق ہندوؤں کے نقطہ نگاہ کی ترجمانی شروع کی۔ تو مسلمانوں نے احراری مقرر عبد الغفار کو گردن سے پکڑ کر سٹیج سے اتار دیا جس سے اس کی عینک ٹوٹ گئی۔ یہ صورت دیکھ کر دوسرے احراری دم دبا کر بھاگ گئے۔ جس وقت یہ لوگ جا رہے تھے۔ تو کوٹھوں پر سے عورتوں نے ان کے سروں پر راکھ پھینکی۔ اس کے بعد اسی سٹیج پر جلسہ کر کے احراریوں سے انتہائی بیزاری کا اظہار کیا گیا۔

شملہ ۲۲ ستمبر۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں ڈاکٹر کھارے نے تحریک کی کہ آریہ سماجیوں کی شادی کے متعلق مسودہ قانون پر بحث کی جائے۔ مسٹر اینتھنی نے کہا کہ ۳۱ دسمبر تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اس مسودہ کو مشتہر کر دیا جائے۔ لیکن یہ ترمیم ۱۷ کے مقابلہ میں ۴۹ آراء سے مسترد ہو گئی۔ اس کے بعد مسودہ کی دفعات پر بحث کا سلسلہ شروع ہوا۔ ابھی بحث جاری تھی کہ اجلاس اگلے روز پر ملتوی ہوا۔

سیویل ۲۲ ستمبر۔ ایک اطلاع براڈ کاسٹ کی گئی ہے کہ باغیوں نے ٹیکویڈا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقام جنگی نقطہ نگاہ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔

امرتسر ۲۲ ستمبر گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی۔ کپاس ۵ روپے ۲ آنے سے ۵ روپے ۸ آنے تک۔ دیسی کھانڈ ۸ روپے سے ۹ روپے ۱۲ آنے تک سونا دیسی ۳۴ روپے ۱۲ آنے اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۲ آنے ہے۔

کلکتہ ۲۲ ستمبر۔ آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ $6\frac{3}{32}$ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۷۴ فرینک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۲ روپے۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = $77\frac{1}{2}$ روپے برلن ۱۰۰ روپے = ۹۳ مارک۔

میڈرڈ ۲۲ ستمبر میڈرڈ کے مرکزی جیل خانہ جس میں ۵ ہزار کے قریب قیدی تھے۔ بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قیدیوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کر دی سرکاری فوج نے جیل خانہ کا محاصرہ کر لیا۔ دونوں طرف سے گولیاں چلنے لگیں بالآخر جیل خانہ کو توپوں سے اڑا دیا گیا۔ ایک ہزار قیدیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور انہیں گولی سے اڑا دیا گیا۔

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ مشہور بنگالی جلا وطن مسٹر سیلندر ناتھ گھوش کو ۲۰ سال کے بعد حکومت ہند نے ہندوستان آنے کی اجازت دیدی ہے۔ ان کی سابق سرگرمیوں کی بنا پر کوئی باز پرس نہیں کی جائے گی۔ بشرطیکہ آئندہ ان کی سرگرمیاں حدود آئین کے اندر رہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی